السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(حالت سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا چاہیے یا نارمل ہی رہنے دیا جائے؟ (ایک سائل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک حدیث میں آیا ہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیاں ملا لیتے تھے"

صحیح ابن خذیمہ: 642 صحیح ابن حبان الاحسان: 1917 دوسرا نسخہ 1020 المستدرک للحاکم 1/227 ح 826 وقال: "صحیح علی شرط مسلم "ووافقہ الذہبی فی تلخیصہ السنن الکبریٰ للبیہقی 2/112 المعجم الکبیر للطبرانی) 22/19 ح 26 وقال الھیثمی فی مجمع الزوائد 2/135 "اسنادہ حسن" سنن الدار قطنی 1/339 ح 1268 البدر المنیر لابن الملقن 3/668 وقال؛"ھذا الحدیث صحیح "الاوسط لابن المنذر 3/169 اصل صفة الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للبانی 2/726۔ 722 وقال: "ھو اسناد حسن :)

اگرچہ بہت سے علماء نے اسے صحیح یا حسن کہا ہے لیکن ہشیم بن بشیر الواسطی مدلس تھے اور یہ روایت عن سے ہے، ہمارے علم کے مطابق اس روایت کی کسی سند میں سماع کی تصریح نہیں، لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے (بلوغ المرام (237 بتحقیقی

اگر کوئی (مثلاً شیخ عبدالرحمان عزیز یا محمد اشتیاق اصغر) کہے کہ آپ نے تسہیل الوصول الی تخریج صلوٰۃ الرسول (طبع اول ص 267 طبع 2005ء ص 214) میں اس روایت کو صحیح لکھا ہے اور نماز نبوی (ص 180) میں اس سے استدلال کیا ہے۔

(دیکھئے عبدالرحمان عزیز کی کتاب صحیح نماز نبوی ص 181)

تو عرض ہے کہ راقم الحروف نے بار بار اعلان کیا ہے کہ میری صرف وہی کتاب معتبر ہے، جسے مکتبۃ الحدیث حضرو یا مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد/ لاہور سے شائع کیا گیا ہے یا اُس کتاب کے آخر میں میرے دستخط ہیں۔ مثلاً دیکھئے (مقدمۃ القول المتین فی الجھر بالتامین (ص 12، دوسرا نسخہ ص 19، نوشتہ 22/ دسمبر 2003ء) اور ماہنامہ الحدیث حضرو: 27 ص 60 (نوشتہ 15/ جون 2006ء

اس واضح اعلان کے بعد بعض الناس کا راقم الحروف کے خلاف نماز نبوی نامی کتاب یا صلوٰۃ الرسول کی تخریج کے حوالے پش کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

ہر صاحب انصاف کے نزدیک معقول عذر مقبول ہوتا ہے۔

بعض لوگوں کی اطلاع کےلیے عرض ہے کہ میرے دستخطوں کے بغیر بھی"نماز نبوی صحیح احادیث کی روشنی میں۔ تصیح وتخریج سے مزین جدید ایڈیشن"مطبوعہ دارالسلام میں یہ روایت موجود نہیں ہے۔ ((دیکھئے ص 224 تا 226

امام ہشیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت مذکورہ کی تحقیق کے بعد عرض ہے کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک روایت میں آیا ہے:

"وَإِذَا سَجَدَ وَجَّهَ أَصَابِعَهُ قِبَلَ الْقِبْلَةِ"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرتے۔ (نصب الرایہ 1/374 السنن الکبریٰ للبیہقی 2/113 اصل صفة الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی 2/639 وقال: وسندہ" صحیح کما فی الدرایہ 79)

اس روایت کی سند صحیح نہیں بلکہ دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: ابو اسحاق السبیعی مدلس تھے اور روایت عن سے ہے۔ (دیکھئے طبقات المدلسین: 91/3)

(دوم: زکریا بن ابی زائدہ مدلس تھے اور روایت عن سے ہے۔ (دیکھئے الفتح المبین ص38

اس کا ایک ضعیف شاہد کتاب الاوسط لابن المنذر(3/169) فیہ حارثہ بن محمد وھو ضعیف) اور مصنف ابن ابی شیبہ (1/264ح2712) وغیرہما میں بھی موجود ہے۔

!جو لوگ حسن لغیرہ کو حجت بنائے بیٹھے ہیں، اُن کی شرط پر یہ تین ضعیف روایتیں ایک دوسرے سے مل کر حسن لغیرہ بن جاتی ہیں۔

اسی ضعیف روایت پر اگر عمل کیا جائے، ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کو اگر قبلہ رُخ کیا جائے تو تقریباً ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں اور علیحدہ کرنے کی صورت میں اُن کا رخ قبلے سے پھر سکتا ہے۔

(امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (ثقہ تابعی) نے فرمایا: لوگ یہ پسند کرتے تھے کہ سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں ملائی جائیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 1/260ح2671وسندہ صحیح

امام حفص بن عاصم (ثقہ تابعی) نے عبدالرحمان بن القاسم (ثقہ تبع تابعی) سے فرمایا: اے بھتیجے! سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر انھیں قبلہ رُخ کردے کیونکہ چہرے کے ساتھ ہاتھ (بھی) سجدہ کرتے ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 1/260ح2673وسندہ صحیح)

(امام سفیان ثوری سجدے میں انگلیاں ملاتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ 1/260ح2674وسندہ صحیح

سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ہتھیلیوں کو سجدے میں قبلہ رُخ کرنے کے قائل تھے۔

(دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 1/264ح2713وسندہ صحیح، 2718، 2719وسندہ صحیح)

(اس تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھنا صحیح وراجح ہے۔ واللہ اعلم (8/نومبر 2009ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ نماز سے متعلق مسائل-صفحہ89

محدث فتویٰ